19

مومن خان مومن

شاعر کا تعارف

محمد مومن خان کے آباواجداد کشمیری شرفا تھے، جن کا خاندانی پیشہ طبابت تھا۔ مومن کے والد حکیم غلام نبی خاں دہلی کے کوچہ چہلان (کوچہ چیلان) میں رہتے تھے۔ مومن کی ولادت 1800ء میں اسی محلے میں ہوئی۔

مومن کی ابتدائی تعلیم گھر پر ہوئی۔ بعد میں اس زمانے کے بہترین علما سے عربی اور فارسی کی تعلیم حاصل کی۔ شاعری شروع کی تو شاہ نصیر سے اصلاح لینے لگے۔ لیکن جلد ہی اصلاح کا سلسلہ ختم ہوگیا۔

مومن اپنے زمانے کے ذہین ترین لوگوں میں شمار کیے جاتے تھے۔ انہیں اردو کے ساتھ ساتھ فارسی زبان پر بھی قدرت حاصل تھی اور ان کا فارسی کلام بھی اعلیٰ درجے کا ہے۔ انہیں اپنے خاندانی پیشے طبابت کے علاوہ دوسرے بہت سے علوم وفنون مثلاً منطق، ہیئت، نجوم، ریاضی اور شطرنج میں بھی مہارت حاصل تھی۔ 1852ء میں مکان کی چھت سے گرنے سے انتقال ہوا۔

مومن نے اپنی شاعری میں مختلف اصنافِ سخن کو کامیابی کے ساتھ برتا ہے۔ لیکن جس صنفِ سخن کے لیے وہ مشہور ہوئے، وہ غزل ہے۔ غزل کی عام روایت کے مطابق مومن کا زیادہ تر کلام حسن وعشق کے گرد ہی گھومتا ہے۔ عاشق اور معشوق کے درمیان جو باتیں اور واقعات ہوتے ہیں، ان کے عاشقانہ بیان کو ''معاملہ بندی'' کہتے ہیں۔ معاملہ بندی مومن کا خاص میدان ہے۔ اگرچہ اس طرح انہوں نے اپنی غزل کا دائرہ محدود کرلیا۔ لیکن ان کا کمال یہی ہے کہ انہوں نے اس محدود دائرے میں جدتیں پیدا کی ہیں اور اپنے کلام میں معاملہ بندی کو بڑی خوبی سے نباہا ہے۔

مومن کے اکثر اشعار بہت مشکل ہوتے ہیں کیونکہ وہ اشاروں اور ادھوری باتوں سے زیادہ کام لیتے ہیں۔ ان کی تشبیہات واستعارات ان کی سلیقہ مندی کا ثبوت ہیں۔ نازک خیالی اور مضمون آفرینی کلام مومن کی اہم خصوصیات ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ مومن نازک خیالی کے معاملے میں اپنے تمام ہم عصر شعرا، جیسے ذوق، غالب، ظفر، آزردہ اور صہبائی وغیرہ سے بھی سبقت لے گئے۔

مقاصد

اس غزل کو پڑھنے کے بعد آپ:

- ''غزل مسلسل'' کی تعریف بیان کرسکیں گے؛
- مختلف صنعتوں کو سمجھ کر بیان کرسکیں گے؛
- اشعار کو سمجھ کر ان کی تشریح اور تحسین کرسکیں گے؛
- مومنؔ کے طرز شاعری پر اظہار خیال کرسکیں گے۔

19.1 اصل سبق

آیئے اب غزل پڑھیں:

غزل

وہ جو ہم میں تم میں قرار تھا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو
وہی یعنی وعدہ نباہ کا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

وہ جو لطف مجھ پہ تھے پیشتر وہ کرم کہ تھا مرے حال پر
مجھے سب ہے یاد ذرا ذرا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

وہ نئے گلے وہ شکایتیں وہ مزے مزے کی حکایتیں
وہ ہر ایک بات پہ روٹھنا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

کوئی بات ایسی اگر ہوئی کہ تمہارے جی کو بری لگی
تو بیاں سے پہلے ہی بھولنا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

جسے آپ گنتے تھے آشنا جسے آپ کہتے تھے باوفا
میں وہی ہوں مومنؔ مبتلا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

قرار: اقرار، عہد، وعدہ

لطف: مہربانی

پیشتر: پہلے

گلہ: شکوہ، شکایت

حکایت: کہانی، قصہ، بات

جی: طبیعت، دل، مزاج

آشنا: واقف کار، جان پہچان والا، چاہنے والا

مبتلا: عاشق، عشق میں گرفتار

نوٹ

وہ جو ہم میں تم میں قرار تھا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد
وہی یعنی وعدہ نباہ کا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

19.2 متن کی تشریح

عاشق کی روایت ہے کہ عاشق اور محبوب کے درمیان کچھ وعدے ہوتے ہیں، عہد و پیاں باندھے جاتے ہیں اور زندگی ساتھ گذارنے کی قسمیں کھائی جاتی ہیں۔ مطلعے میں شاعر اپنی محبت کے ان ہی دنوں کو یاد کرتے ہوئے اپنے محبوب سے مخاطب ہے۔ وہ کہتا ہے کہ ہمارے اور تمہارے درمیان محبت میں کچھ وعدے ہوئے تھے۔ ایک دوسرے کے تئیں وفادار رہنے اور ایک دوسرے کا ساتھ نبھانے کے یہ وعدے، معلوم نہیں، اب تمہیں یاد ہیں یا نہیں۔ مجھے تو سب کچھ یاد ہے۔

19.3 زبان کے بارے میں

- شاعر اپنی محبت کے گزرے ہوئے دنوں کو یاد کر رہا ہے اور یہ ظاہر کرتا ہے کہ محبوب کے دل میں اس کی محبت اب بھی برقرار ہے۔ اسی احساس کی وجہ سے عاشق وعدہ پورا نہ ہونے کی شکایت بھی نہیں کر رہا ہے۔ لیکن بات کرنے کا انداز ایسا ہے کہ اس میں شکایت جھلک رہی ہے۔ شاعر نے بڑی خوب صورتی سے اپنی اس شکایت کو الفاظ کا جامہ پہنایا ہے کہ تم اپنا وعدہ بھول گئے ہو۔
- اس غزل کی ردیف ''تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو'' کافی لمبی اور مترنم ہے۔ اردو غزل میں اتنی لمبی ردیف بہت کم لوگوں کے ہاں ملتی ہے۔

متن پر سوالات 19.1

1. مطلعے میں شاعر محبوب کو کیا یاد دلا رہا ہے؟
   (i) وصل کا وعدہ
   (ii) نباہ کا وعدہ
   (iii) یاد رکھنے کا وعدہ
2. اس شعر کا قافیہ کیا ہے؟
   (i) تھا، کا
   (ii) یاد ہو، نہ یاد ہو
   (iii) وہ، وہی
3. اس شعر کی ردیف کیا ہے؟
   (i) ہو

نوٹ

(ii) یاد ہو

(iii) تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

وہ جو لطف مجھ پہ تھے پیشتر وہ کرم کہ تھا مرے حال پر
مجھے سب ہے یاد ذرا ذرا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

19.4 متن کی تشریح

اس شعر میں شاعر ان دنوں کو یاد کر رہا ہے جب محبوب اپنے عاشق کا ہر دم خیال رکھتا تھا۔ محبوب کی مہربانیاں اور کرم فرمائیاں، اکثر شاعر کے حصے میں آتی تھیں۔ ان ہی خوب صورت یادوں کے پس منظر میں شاعر اپنے محبوب سے کہتا ہے کہ پہلے تم مجھ پر بہت مہربان تھے اور میرے حال پر بہت کرم کرتے تھے۔ مجھے آج بھی تمہاری ایک ایک مہربانی اچھی طرح یاد ہے۔ حالانکہ تمہیں اپنے یہ لطف و کرم اب یاد نہیں رہے لیکن مجھے بخوبی یاد ہیں۔ یعنی اب تم مجھ پر مہربان نہیں رہے۔

19.5 زبان کے بارے میں

دوسرے مصرعے میں ''ذرا ذرا'' ابہام پیدا کرتا ہے۔ ایک معنی تو ہیں کہ مجھے تمہاری سب مہربانیاں اور کرم فرمائیاں اب بھی تھوڑی تھوڑی سی یاد ہیں۔ دوسرے معنی یہ بھی ہوتے ہیں کہ مجھے تمہاری سب مہربانیوں اور کرم فرمائیوں کا معمولی معمولی حصہ بھی اچھی طرح یاد ہے۔ یعنی چھوٹی سے چھوٹی مہربانی بھی مجھے خوب یاد ہے۔

''لطف'' اور ''کرم'' مترادف الفاظ ہیں اور عام طور پر ایک ساتھ ہی استعمال کیے جاتے ہیں۔ اس شعر میں بھی ایک ساتھ ہی استعمال کیے گئے ہیں لیکن طریقہ کچھ مختلف ہے۔

متن پر سوالات 19.2

1. اس شعر میں مترادف الفاظ کون کون سے ہیں؟

(i) کرم، پیشتر

(ii) حال، لطف

(iii) لطف، کرم

2. اس شعر میں لطف و کرم کے معنی ہیں

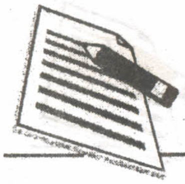

نوٹ

(i) یاد

(ii) مہربانی

(iii) نفرت

3. اس شعر میں کون سا لفظ ابہام ظاہر کرتا ہے؟

(i) لطف

(ii) کرم

(iii) ذرا ذرا

وہ نئے گلے وہ شکایتیں وہ مزے مزے کی حکایتیں
وہ ہر ایک بات پہ روٹھنا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

19.6 متن کی تشریح

محبت میں روٹھنے اور منانے کا ایک عام رواج ہے۔ اس شعر میں بھی شاعر اپنے محبوب کو ساتھ گزارے ہوئے ان لمحات کی یاد دلا رہا ہے جب محبوب چھوٹی چھوٹی باتوں پر شکوہ شکایت کرتا اور روٹھ جاتا تھا اور پھر شاعر اسے مناتا تھا۔ شاعر کہتا ہے تم اب وہ گلے شکوے اور روٹھنے منانے کا پرلطف سلسلہ بھی شاید بھول چکے ہو۔

19.7 زبان کے بارے میں

گلہ اور شکایت مترادف الفاظ ہیں۔ عام طور پر اس کے لیے ''شکوہ شکایت'' یا ''گلہ شکوہ'' بیک وقت استعمال کیے جاتے ہیں لیکن مومن نے گلہ اور شکایت استعمال کیے ہیں۔ یہ ایک نیا طریقہ ہے۔

متن پر سوالات 19.3

1. محبوب کے روٹھنے پر عاشق کیا کرتا تھا؟

(i) محبوب کو برا بھلا کہتا تھا

(ii) محبوب کو مناتا تھا

(iii) محبوب سے خود بھی روٹھ جاتا تھا

2. اس شعر میں مترادف الفاظ کون سے ہیں؟

(i) شکایت اور حکایت

(ii) گلہ اور حکایت

(iii) گلہ اور شکایت

کوئی بات ایسی اگر ہوئی کہ تمہارے جی کو بری لگی
تو بیاں سے پہلے ہی بھولنا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

19.8 متن کی تشریح

محبوب کا چھوٹی چھوٹی باتوں پر روٹھنا اور عاشق کا اسے منانا محبت کا عام دستور ہے۔ تاہم کوئی بات ایسی بھی ہو سکتی ہے جو واقعی محبوب کو بری لگ جائے۔ ایسی صورت میں عاشق اپنی تمام تر کوشش کے بعد بھی محبوب کو نہیں منا پاتا۔ اس شعر میں شاعر ایسے ہی مواقع یاد کراتے ہوئے محبوب سے مخاطب ہے۔ وہ کہتا ہے کہ اگر کوئی ایسی بات ہو جاتی جو واقعی تمہاری طبیعت پر گراں گزرتی تو اکثر تمہاری محبت جوش مارتی اور تم اس بات کو زبان پر لائے بغیر بھلا دیا کرتے تھے۔ اس کا شکوہ بھی نہیں کرتے تھے۔ اب آخر ایسی کیا بات ہوگئی جسے تم بھلا نہیں سکے اور اب تک روٹھے ہوئے ہو!

19.9 زبان کے بارے میں

ایسے الفاظ جو باہم متضاد ہوں یعنی معنی کے اعتبار سے ایک دوسرے کی ضد ہوں، ان کے استعمال کو شاعری میں ''صنعت تضاد'' کہتے ہیں۔ جیسے اس شعر میں ''بھولنا'' اور ''یاد ہونا'' میں تضاد ہے۔

متن پر سوالات 19.4

1. جو بات محبوب کے دل کو بری لگتی ہے وہ اسے بیان سے پہلے ہی بھلا دیتا تھا کیونکہ

(i) اسے بھولنے کی عادت تھی

(ii) اسے محبت تھی

(iii) وہ معاف کرنے کا عادی تھا

2. اس شعر میں صنعت تضاد کے لیے کون سے الفاظ استعمال کیے گئے ہیں؟

(i) بیان، بھولنا

نوٹ

(ii) یاد، بیان

(iii) بھولنا، یاد

جسے آپ گنتے تھے آشنا جسے آپ کہتے تھے باوفا
میں وہی ہوں مومنؔ مبتلا تمھیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

19.10 متن کی تشریح

گزرے ہوئے واقعات کا ایک طویل سلسلہ بیان کرنے کے بعد شاعر اپنے محبوب سے کہتا ہے کہ جسے تم اپنے جان پہچان والوں، دوستوں میں گنتے تھے اور اپنا وفادار و خیر خواہ سمجھتے تھے، میں آج بھی وہی سچا عاشق ہوں جس سے تم محبت کرتے تھے۔ پھر آج تم مجھے کیوں نہیں پہچانتے؟

19.11 زبان کے بارے میں

مقطع میں شاعر نے محبوب کے دل میں دوبارہ محبت جگانے کی کوشش کی ہے اور خود کو سچا عاشق بتایا ہے۔

مقطع میں ''مومنؔ مبتلا'' سے مراد ''سچا عاشق'' بھی ہے اور ''عاشق مومن'' بھی۔ مقطعے میں تخلص کو اس طرح نبھانا کہ دوسرے الفاظ اسی سے مطابقت رکھتے ہوں ''حسن مقطع'' کہلاتا ہے مومنؔ نے اپنے تخلص کو اکثر اوقات مختلف معنوں میں استعمال کیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے یہاں حسن مقطع کی جتنی مثالیں ہیں، کسی اور شاعر کے یہاں نہیں ملتیں مثلاً

عمر ساری تو کٹی عشق بتاں میں مومنؔ
آخری وقت میں کیا خاک مسلماں ہوں گے

مقطع میں محبوب کو پہلے ''آپ'' سے مخاطب کیا گیا ہے۔ پھر ''تم'' سے۔ شعر میں ایک ہی شخص کے لیے تعظیم اور تحقیر کے الفاظ استعمال کرنے کے اس انداز کو ''شتر گربہ'' کہتے ہیں۔

شتر اور گربہ فارسی زبان میں اونٹ اور بلی کو کہتے ہیں۔ اونٹ ایک بڑا جانور ہے جب کہ بلی اس مقابلے میں بہت چھوٹی ہوتی ہے۔ اس لیے کسی شخص کو بڑوں کی طرح باادب مخاطب کیا جائے اور پھر اپنا رویہ بدل کر اس سے چھوٹوں کی طرح گفتگو شروع کر دی جائے تو یہ طریقہ ''شتر گربہ'' کہلاتا ہے۔

متن پر سوالات 19.5

1. مقطع میں تخلص کو اس طرح نبھانا کہ دوسرے الفاظ اسی سے مطابقت رکھتے ہوں، کیا کہلاتا ہے؟

(i) حسن مطلع

نوٹ

(ii) حسن مقطع
(iii) حسن تخلص

2. شعر میں ایک ہی شخص کے لیے تعظیم وتحقیر کے الفاظ استعمال کرنے کے انداز کو کیا کہتے ہیں؟

(i) شتر گربہ
(ii) شتر بے مہار
(iii) شیر گربہ

19.12 شاعرانہ خوبیاں اور انداز بیان

عام طور پر غزل کے ہر شعر میں الگ الگ مضمون بیان کیے جاتے ہیں اور اشعار میں باہمی ربط نہیں ہوتا۔ لیکن غزل میں مربوط مضامین بیان کرنے کی بھی گنجائش ہے۔ یعنی شاعر اگر چاہے تو پوری غزل میں ایک ہی بات کو پھیلا کر کہے۔ ایسی غزل کو ''غزل مسلسل'' کہتے ہیں۔ مومن کی زیر مطالعہ غزل بھی ایک ہی مزاج یا کیفیت میں کہی گئی ہے۔ جس میں یادوں کے خوب صورت سلسلے کو دل نشیں انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ اس غزل میں مومن نے اپنے مخصوص شیریں اور نرم لہجے میں محبوب کے ساتھ گزارے ہوئے لمحات کی یاد دلائی ہے۔ غزل میں واردات محبت کی لطافت اور انداز بیان کی حلاوت کے علاوہ بحر کی موسیقیت بے اختیار دل کو کھینچتی ہے۔ اس غزل کی ردیف کبھی جذباتی کیفیت ظاہر کرتی ہے تو کبھی طنزیہ لہجہ اختیار کر لیتی ہے، کبھی شکایت بن جاتی ہے تو کبھی سوال کرنے لگتی ہے۔ غرض اس ردیف کے ذریعے متعدد کیفیات کا اظہار ہوتا ہے۔ یہ ردیف اتنی لمبی ہے کہ مومن کے علاوہ بہت کم لوگوں کے ہاں ملتی ہے۔ یہ غزل معاملہ بندی کی بہترین مثال ہے۔

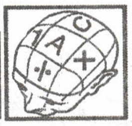

آپ نے کیا سیکھا

1. وہ غزل جس میں مربوط مضمون کو بیان کیا جائے یا پوری غزل میں ایک ہی بات کو پھیلا کر کہا جائے ''غزل مسلسل'' کہلاتی ہے۔
2. عاشق اور معشوق کے درمیان جو باتیں اور واقعات ہوتے ہیں، ان کے عاشقانہ بیان کو ''معاملہ بندی'' کہتے ہیں۔
3. ''معاملہ بندی'' مومن کا خاص میدان ہے۔
4. شعر میں ایک ہی شخص کے لیے تعظیم وتحقیر کے الفاظ استعمال کرنے کے انداز کو ''شتر گربہ'' کہتے ہیں۔ جیسے اس غزل کے مقطعے میں محبوب کو پہلے ''آپ'' اور پھر ''تم'' سے مخاطب کیا گیا ہے۔
5. مقطعے میں تخلص کو اس طرح نبھانا کہ دوسرے الفاظ اس سے مطابقت رکھتے ہوں ''حسن مقطع'' کہلاتا ہے۔
6. مومن کا انداز بیان بہت دل نشیں ہے۔ وہ انداز بیان کو دل کش بنانے کے لیے بحر کا انتخاب بھی موضوع کی مناسبت

سے کرتے ہیں۔ مومن کا لہجہ نرم اور شیریں ہے۔

19.13 مزید مطالعہ

1. مومن کا دیوان حاصل کر کے مختلف غزلوں کا مطالعہ کیجئے۔
2. ''غزلِ مسلسل'' دوسرے شعرا کے ہاں بھی ملتی ہے۔ڈاکٹر محمد اقبال کی ''ستاروں سے آگے جہاں اور بھی ہیں'' اسی طرح کی غزل ہے۔اس غزل کا مطالعہ کریں۔

19.17 اختتامی سوالات

1. ''معاملہ بندی'' کسے کہتے ہیں؟
2. دوسرے شعر میں ''ذرا ذرا'' کے ذریعے ابہام پیدا ہو گیا ہے۔اس کے دونوں معنی بتائیے۔
3. مقطعے میں مومن نے عاشق کی کن کن خصوصیات کا ذکر کیا ہے؟
4. غزل کی ردیف کیا ہے؟ اس میں کیا خوبی ہے؟
5. غزل مسلسل کی تعریف لکھیے۔
6. شترگربہ کسے کہتے ہیں۔مثال دے کر سمجھائیے۔
7. صنعت تضاد کی تعریف لکھیے اور دو مثالیں بھی دیجئے۔
8. مومن کے انداز بیان پر تبصرہ کیجئے۔

متن پر سوالات کے جوابات

19.1 .1 (ii) نباہ کا وعدہ
.2 (i) تھا، کا
.3 (iii) تمھیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

19.2 .1 (iii) لطف، کرم
.2 (ii) مہربانی
.3 (iii) ذرا ذرا

نوٹ

19.3	.1	(ii)	محبوب کو مناتا تھا
	.2	(iii)	گلہ اور شکایت
19.4	.1	(ii)	اسے محبت تھی
	.2	(iii)	بھولنا، یاد
19.5	.1	(ii)	حسن مقطع
	.2	(i)	شتر گربہ